"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ریویو آف ریلیجنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالنامہ

اگست 1977ء — ظہور 1356 ہش

8

1977

— ناشر —

نور الدین منیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

ظہور ۱۳۵۶ ہش

(اگست ۱۹۷۷ء)

مدیرِ اعلیٰ :-

نور الدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر :-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدل اشتراک :-

پاکستان :- پانچ روپے

فی پرچہ :- پچاس پیسے

ترتیب

- مغربی تہذیب (اداریہ) صـ۲
- ما مسلمانیم از فضلِ خدا صـ۴
- برِّ صغیر میں سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا نقطۂ آغاز۔ صـ۵
- اشتہارات صـ۱۵

پبلشر :- عبد اللطیف خان

پرنٹر :- سیّد عبد الحی

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاترِ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ

پاکستان ربوہ۔

فون نمبر :- ۶۷۸

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایل :- ۷۶۷۶

کتابت :- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۳ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۸

ظہور ۱۳۵۶ ہش

(اگست ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

مغربی تہذیب

نور الدین منیر

مغربی ممالک میں دولت کی فراوانی ہے۔ لوگ عموماً کھاتے پیتے اور خوشحال ہیں۔ دنیوی علوم و فنون میں انہوں نے بہت ترقی کی ہے اور وہ اس میدان میں باقی دنیا کے استاد ہیں۔ ان کا معیارِ زندگی خاصہ اونچا ہے۔ آرام و آسائش اور زیبائش کے جو سامان وہاں ایک عام مزدور کو میسّر ہیں ان سے باقی دنیا میں اچھے بھلے امیر لوگ بھی محروم ہیں۔

لیکن مذہب اور آسمانی ہدایت ان کے لئے بے معنی الفاظ ہیں۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ دجّال کی ایک آنکھ نہیں ہوگی چنانچہ یہ قومیں گو دنیاوی لحاظ سے تو اتنی ترقی کر چکی ہیں کہ اب سیاروں کو مسخر کرنے کے درپے ہیں لیکن ان کی دینی آنکھ بند ہے اور انہیں روحانیت سے کوئی دلچسپی نہیں۔

نہ انہیں خدا تعالیٰ پر ایمان ہے نہ روزِ آخرت پر۔ ان کے نزدیک کائنات خود بخود ہی بن گئی ہے اس کا کوئی روحانی مقصد ہے نہ اس کے پیچھے انسانی اعمال کا محاسبہ کرنے والی کوئی ہستی ہے۔ راہِ خدا کے لئے بھی یہ قومیں انسانی عقل کو ہی کافی سمجھتی ہیں حالانکہ نورِ الہام کے بغیر انسانی عقل تو خود اندھی ہے۔ وہ صراطِ مستقیم کی نشان دہی کیا کرے گی۔

تجربہ سے ثابت ہے کہ محض عقلِ انسانی اعلیٰ اخلاق پیدا نہیں کر سکتی۔ عقل پرست انسان ظاہر داری کے لئے بعض مواقع پر اچھے اعمال تو بجا لاتا ہے مگر با اخلاق نہیں بن جاتا بلکہ حیوان ہی رہتا ہے۔ جونہی اس کے گرد و پیش کا دباؤ ڈھیلا پڑتا ہے اس کی حیوانیت ظاہر ہو جاتی ہے۔

یہی حال مغربی قوموں کا ہے۔ ان کے اخلاق کی بنیاد مجرّد عقل پر ہے روحانیت پر نہیں اس لئے جہاں انہیں گرفت کا خطرہ نہیں ہوتا ان کا اصل رُوپ ظاہر ہو جاتا ہے۔ حال میں ہی اخلاق کا جو مظاہرہ نیویارک میں ہوا ہے وہ مغربی تہذیب کا مثالی نمونہ ہے اور اس امر کا بھی واضح ثبوت ہے کہ حسن اخلاق کی بنیاد محض عقلِ انسانی پر ہو ان میں ثبات پیدا نہیں ہو سکتا۔ یہ شہر امریکہ میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ دولت کا مرکز ہے اور آبادی کے لحاظ سے دُنیا کے تین بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ اس شہر میں ۷۰-۷۰ منزلہ عمارتیں ہیں اور ہر عمارت میں سینکڑوں گھرانے رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس شہر میں جو رات کو بھی بجلی کی روشنی سے لُقمۂ نور بنا رہتا ہے بجلی فیل ہو جانے سے گہری تاریکی چھا گئی اور چوبیس گھنٹہ تک یہی کیفیت رہی۔ یہ بڑی بھاری آفت تھی اور سبھی لوگ اس سے متاثر ہوئے لیکن بجائے اس کے کہ اس موقع پر وقار اور صبر کا اظہار ہوتا لوگ آپے سے باہر ہو گئے اور انہوں نے سرکشی اختیار کی۔ چنانچہ تہذیب کے ان مشعل برداروں نے اندھیرے میں لُوٹ مچا دی اور پریس میں شائع شدہ خبروں کے مطابق ہزاروں دُکانیں اور گھر لُوٹ لئے گئے۔ راستوں اور گھروں میں ہزاروں عورتوں کی آبرو ریزی کی گئی اور قتل و غارت کا وہ بازار گرم ہوا کہ الامان اور الحفیظ۔ کیسی ہُنرمندی ہے اور کیسی تہذیب۔

اصل میں نفسِ امّارہ تو انسان کو بدی پر ہی اُکساتا ہے اس حالت میں وہ بُرے بھلے میں تمیز نہیں کرتا بلکہ اپنی طبعی خواہشات کی پیروی کرتا ہے خواہ اس راہ میں دوسروں کے حقوق پامال ہوں لیکن جب وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر ایمان لا کر اس کی صفات کا حامل بننے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے نفس میں نیکی بدی میں تمیز کرنے کا احساس بیدار ہونے لگتا ہے۔ اب ہر بُرے فعل پر جو اس سے صادر ہو اس کا نفس اسے ملامت کرتا ہے۔ یہ حالت نفسِ لوامہ کی ہے۔ اس حالت میں وہ اخلاقی لحاظ سے ترقی کرنے لگتا ہے مگر چونکہ ابھی خدا تعالیٰ کی معرفتِ تامہ اس کو حاصل نہیں ہوئی اس لئے سنبھلنے کے بعد گرتا ہے اور گرنے کے بعد سنبھلتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس راہ میں استقامت دکھاتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ کی معرفتِ تامہ اس کو حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اعلیٰ اخلاق کا مظہر بن جاتا ہے۔ اس حالت کو قرآن شریف نے نفسِ مطمئنہ کا نام دیا ہے۔

اب وہ خطرہ سے باہر ہے اور اس کی طبعی خواہشات اس کی لغزش کا موجب نہیں (باقی صـ۱۳ پر)

ما مُسلمانیم از فضلِ خُدا

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ما مسلمانیم از فضلِ خدا ❊ مصطفٰے مارا امام و مقتدا!
ہم تو خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔ محمد مصطفٰےؐ ہمارے امام اور پیشوا ہیں

اندریں دیں آمدہ از مادریم ❊ ہم بریں از دارِ دُنیا بگذریم
ہم ماں کے پیٹ سے اسی دین میں پیدا ہوئے اور اسی دین پر دُنیا سے گذر جائیں گے

آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست ❊ بادہ عرفانِ ما از جامِ اوست
وہ سچّی کتاب جس کا نام قرآن ہے ہماری شرابِ معرفت اُسی جام کی ہے

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام ❊ دامنِ پاکش بدست ما مدام!
وہ رسول جس کا نام محمدؐ ہے اُس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے

مہر او با شیر شُد اندر بدن ❊ جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
اُس کی محبّت ماں کے دُودھ کے ساتھ ہمارے بدن میں داخل ہوئی وہ جان بن گئی اور وہ جان کیساتھ ہی نکلے گی

ہست او خیر الرسل خیر الانام ❊ ہر نبوّت را برو شد اختتام!
وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوّت کی تکمیل اُس پر ہو گئی

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ❊ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
جو بھی پانی ہے وہ ہم اُسی سے لے کر پیتے ہیں جو بھی سیراب ہے وہ اُسی سے سیراب ہوا ہے

آنچہ مارا وحی و الہامے بود! ❊ آں نہ از خود واز ہماں جائے بود!
جو وحی و الہام ہم پر نازل ہوتا ہے وہ ہماری طرف سے نہیں وہیں سے آتا ہے

ما از و یابیم ہر نور و کمال! ❊ وصلِ دلدارِ ازل بے او محال!
ہم ہر روشنی اور ہر کمال اُسی سے حاصل کرتے ہیں محبوبِ ازلی کا وصل بغیر اُس کے توسّط کے ناممکن ہے

اقتدائے قول او در جانِ ماست ❊ ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
اُس کی ہر بات کی پیروی ہماری فطرت میں ہے اور جو بھی اُس سے ثابت ہو وہ ہمارا ایمان ہے

برِّصغیر میں سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کا نقطۂ آغاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی عالمگیر جنگ (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) کے بعد دُنیا میں بڑی سُرعت کے ساتھ سیاسی، دینی، اور معاشرتی حالات میں غیر معمولی تغیّرات رُونما ہوئے ملّتِ اسلامیہ خاص طور پر شکست وریخت سے دوچار ہوئی۔ ترکی کی شکست۔ عربوں کا انتشار اور مسلم ممالک کے ضعف واضمحلال نے مسلمانانِ عالم کو مایوسیوں اور محرومیوں کے اندھیاروں میں جھونک دیا اور دشمنانِ اسلام نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلام پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے اور برملا کہنے لگے کہ

"۔۔۔ اسلام ہمارا دشمن ہے۔ اِس لئے نہیں کہ یہ ہمارے فلسفیانہ نقطۂ نگاہ سے بالکل مختلف مذہبی عقیدہ ہے بلکہ اِس لئے کہ وہ ہر قسم کی ترقی اور ہر قسم کے ارتقاء کے آگے سدِّ راہ اور رکاوٹ ہے۔" [1]

"۔۔۔ اسلام ایک پیغامِ مرگ ہے جسکی رُوح جسم سے جُدا نہیں اور جس کا ہر عمل ایک جامد قانون سے بندھا ہُوا ہے۔ یہ ہر قسم کی تبدیلی، ترقی اور ارتقاء کا دشمن ہے۔" [2]

یورپ کے عیسائی مستشرقین نے ہی نہیں بلکہ خود ہندوستان کے فرقہ پرست اور متعصّب پنڈتوں نے اسلام کے خلاف طوفانِ بدتمیزی برپا کر رکھا تھا کتاب "امّہات المومنین" اور "رنگیلا رسولؐ" جیسی گندی اور شرمناک کتابوں کے ذریعہ مسلم جذبات کو ٹھیس پہنچانا اپنا دھرم قرار دیا اور حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہّر سیرت وتعلیمات کے خلاف بے حد گندے، شرانگیز اور نہایت درجہ دلآزار حملے شروع کر دیئے جس کے نتیجہ میں برِّصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے۔ جابجا فسادات پھوٹ پڑے۔ مذہب کے نام پر غیر مذہبی حرکتیں سرزد ہوتی رہیں اور ہر قوم اپنے مذہبی حدود سے تجاوز کر گئیں۔ لیکن

مسلمانوں نے یہ نہ سوچا کہ بے دینی

---

[1] و [2] "ISLAM AND THE PSYCHOLOGY OF THE MUSALMAN."
BY ANDRE SERVIER P. 262, 270

کو بے دینی سے دُور نہیں کیا جا
سکتا اور نہ غلاظت کو غلاظت سے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک کا آغاز

عین اُس وقت جب کہ مشرق و مغرب متحدہ طور پر اسلام کے خلاف صف آرا ہو چکے تھے اور مسلمانوں کے ہزاروں دانشمند صرف خون کے آنسو رو رہے تھے اور دفاع کی کوئی تدبیر سُجھائی نہ دیتی تھی اور مسلمانوں اور اسلام کی بے بسی و بے کسی پر اغیار کو بھی ترس آ رہا تھا۔ چنانچہ ایک مستشرق فرنز بابنگر (FRANZ BABINGER) نے ۱۹۳۰ء میں لکھا:۔

"آج اتحادِ اسلامی کے مواقع جس قدر قلیل ہیں اس سے پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ اگر سارے ہی آثار دھوکا نہ دے جائیں تو آج محمدؐ کا دین انتہائی مشکلات سے دوچار ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ درد و کرب کا جو دَور آج ایشیا پر چھایا ہوا ہے اسلام بھی اُسی میں سے گزر رہا ہے۔"

ایسے پُر آشوب دَور میں حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ امام جماعت احمدیہ نے اپنی خداداد بصیرت فہم و فراست اور بے اندازہ عزم محکم کے نتیجہ میں نہیں بلکہ القائے الٰہی کی روشنی میں ایک منظّم اور ہمہ گیر منصوبہ تیار کیا اور "سیرت النبیؐ کے جلسوں کی عالمی تحریک" کا ڈول ڈالا۔ چنانچہ ۴ مئی ۱۹۲۸ء کے ایک خطبہ جمعہ میں مسلمانانِ ہند کے آگے اپنا منصوبہ پیش فرماتے ہوئے غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا:۔

"لوگوں کو آپؐ پر (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر) حملہ کرنے کی جرأت اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ آپؐ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں اور اُس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپؐ کے حالاتِ زندگی اور آپؐ کی پاکیزگی سے آگاہ ہو جائے اور کسی کو آپؐ کے متعلق زبان درازی کرنے کی جرأت نہ رہے۔ جب کوئی حملہ کرتا ہے تو یہی سمجھ کر کہ دفاع کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ واقف کے سامنے اِس لئے کوئی حملہ نہیں کرتا کہ وہ دفاع کر دے گا۔ پس سارے ہندوستان کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ حضرت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
کے اہم شعبوں کو لے لیا جائے اور
ہر سال خاص انتظام کے تحت سارے
ہندوستان میں ایک ہی دن ان پر
روشنی ڈالی جائے تاکہ سارے
ہندوستان میں شور مچ جائے۔
اور غافل لوگ بیدار ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۲۸ء صفحہ ۱ و ۲)

عملی منصوبہ

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ امام جماعت
احمدیہ نے عام مسلم مفکرین اور علمائے دین کی طرح
صرف لکھنے کے غازی بن کر مشورہ دینے پر ہی اکتفا
نہیں کیا بلکہ اس مقصد کی تکمیل کے لئے ایک جامع
اور ٹھوس عملی منصوبہ تیار فرمایا:-

۱ - آپ نے ہندوستان کے مختلف مسلم اداروں
انجمنوں اور مسلم عوام و خواص کے آگے سیرۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی اہمیت و
افادیت کھول کھول کر بیان فرمائی۔

۲ - عام مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے بھی آپ نے
اپنی جماعت کو سب سے پہلے ہندوستان گیر
پیمانے پر جلسے منعقد کرنے کا حکم دیا۔

۳ - ۷ جون ۱۹۲۸ء کی تاریخ معین کی کہ ایک
ہی دن ہندوستان کے چپہ چپہ میں جلسہ ہائے
سیرت النبیؐ منعقد ہوں۔

۴ - سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر

کرنے کے لئے سارے ہندوستان کو
مخصوص موضوع دیئے۔

۵ - سیرت النبیؐ پر کئی کتابچے اور مستقل تصانیف
شائع کروائیں اور اپنی طرف سے انہیں
غیر مسلموں اور مسلم مقررین میں مفت تقسیم کروایا۔

۶ - چونکہ ہندوستان جیسے وسیع و عریض ملک
میں ایسے اہتمام بالشان جلسوں کا ایک معین
و مخصوص تاریخ میں منعقد کروانا کوئی آسان
کام نہ تھا اس لئے امام جماعت احمدیہ نے
اپنی جماعت کے ایک ہزار ایسے علماء کو اس
کام کے لئے تیار فرمایا جو دینی و دنیوی علوم
کے ماہر تھے اور سند کی حیثیت انہیں حاصل
تھی۔ ہندوستان کے کئی مسلم اداروں اور
جماعتوں نے ان علماء سے بھرپور استفادہ
کیا۔

۷ - پھر آپ نے غیر مسلم تعلیم یافتہ معززین کو
دعوت دی کہ وہ حضرت رسول پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر اپنے خیالات ظاہر
کریں۔ یہ دعوت اس لئے دی گئی تاکہ اسلام
اور بانی اسلامؐ کی سیرت کا مطالعہ کرنے کی
رغبت اُن میں پیدا ہو۔

۸ - اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آپ نے یہ بھی
اعلان فرمایا کہ جو غیر مسلم اصحاب ان جلسوں
میں تقریریں کریں گے اور اپنے مضامین
ارسال کریں گے ان میں اوّل، دوم اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو نقد
انعامات دیئے جائیں گے چنانچہ اِس غرض
کے لئے سینکڑوں روپے مختص کئے گئے۔

سیرت کا پہلا جلسہ

امام جماعتِ احمدیہ کی پُرزور تحریک نے ہندوستان
کے طُول و عرض میں صورِ اسرافیل کا کام کیا۔ بڑے
بڑے مسلم اداروں، انجمنوں اور مسلم مفکروں نے آپکی
تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ۱۷ جون کو وسیع پیمانے
پر ہندوستان بھر میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد کئے
اور آپ کی ہدایات اور مشوروں کو قبول کرتے ہوئے
غیر مسلم اصحاب کو بھی سیرت النبیؐ کا اسٹیج پیش کیا
گیا جس کے نتیجہ میں خود غیر مسلموں کے اندر اسلام
کے حق میں مثبت جوش و خروش محسوس ہونے لگا۔
جلوس نکالے گئے، نعتیں اور نظمیں پڑھی گئیں، مقالے
سُنائے گئے اور مسلم و غیر مسلم ایک ہی پلیٹ فارم پر
جمع ہو کر حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضورِ اقدس میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ امام جماعتِ
احمدیہ کی اِس تحریک نے جو پاک تبدیلی اور شاندار
تغیّر پیدا کیا اس کا اندازہ مندرجہ ذیل تاثرات
سے لگایا جا سکتا ہے۔

اخبار "کشمیری" لاہور

اخبار "کشمیری" لاہور (۲۸ جون ۱۹۲۸ء)
نے "۱۷ جون کی شام" کے زیرِ عنوان تبصرہ کرتے ہوئے
لکھا:۔

"۔۔۔ میرزا بشیر الدین محمود احمد (جماعتِ
احمدیہ قادیان کے خلیفۃ المہدی) کی
یہ تجویز کہ ۱۷ جون کو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت پر ہندوستان
بھر کے گوشہ گوشہ میں لیکچر اور وعظ
کئے جائیں، باوجود اختلافِ عقاید
کے نہ صرف مسلمانوں میں مقبول ہوئی
بلکہ بے تعصب، امن پسند، صلح جُو
غیر مسلم اصحاب نے ۱۷ جون کے
جلسوں میں عملی طور پر حصّہ لے کر اپنی
پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ ۱۷ جون
کی شام کیسی مبارک شام تھی کہ ہندوستان
کے ایک ہزار سے زیادہ مقامات پر
بیک وقت، بیک ساعت ہمارے
برگزیدہ رسولؐ کی حیاتِ اقدس،
ان کی عظمت، ان کے احسانات و
اخلاق اور اُن کی سبق آموز تعلیم
پر ہندو مسلمان اور سکھ اپنے اپنے
خیالات کا اظہار کر رہے تھے۔ اگر
اس قسم کے لیکچروں کا سلسلہ برابر جاری
رکھا جائے تو مذہبی تنازعات و
فسادات کا فوراً انسداد ہو جائے
۱۷ جون کی شام صاحبانِ بصیرت و
بصارت کے لئے اتحاد بین الاقوام
کا بنیادی پتھر تھی۔ ہندو اور سکھ
مسلمانوں کے پیارے نبیؐ کے اخلاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان کر کے ان کو ایک عظیم الشّان
ہستی اور کامل انسان ثابت کر
رہے تھے بلکہ بعض لیکچرار تو بعض
مُنہ پھٹ معترضین کے اعتراضات
کا جواب بھی بدلائلِ قاطع دے
رہے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ صاحبان عام طور پر نفاق
و فساد کے بانی بتائے جاتے ہیں،
اور سب سے زیادہ یہی گروہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی
پر اعتراض کیا کرتا تھا۔ لیکن ۱۷،
جون کی شام کو پانی پت، انبالہ اور
دوسرے مقامات میں چند آریہ
اصحاب نے ہی حضور پاکؐ کی زندگی
کے مقدس مقاصد پر دلنشیں تقریریں
کر کے بتا دیا کہ اس فرقہ میں بھی
ایسے لوگ موجود ہیں جو دوسرے
مذاہب کے بزرگوں کا ادب و
احترام اور اُن کی تعلیمات کے
فوائد کا اعتراف کر کے اپنی تعصّبی
اور امن پسندی کا ثبوت دے
سکتے ہیں۔"

اخبار "الوحید" کراچی

سندھی زبان کے روزنامہ نے بھی اپنی ۲۷ر
جون کی اشاعت میں کچھ ایسے ہی تاثرات کا اظہار کیا۔

اُردو اخبار "ناگپور"

نے "جماعتِ احمدیہ کی قابلِ قدر خدمات" کی سُرخی دیکر
مندرجہ ذیل نوٹ لکھا:۔

"۔۔۔ جماعتِ احمدیہ ایک عرصہ سے
جس سرگرمی سے اسلامی خدمات
بجا لا رہی ہے وہ اپنے زرّیں
کارناموں کی بدولت محتاجِ بیان
نہیں ہے۔ یورپ کے اکثر ممالک
میں جس عمدگی کے ساتھ اس نے تبلیغی
خدمات انجام دیں اور دے رہی
ہے سچ یہ ہے کہ یہ اسی کا کام ہے
پچھلے دنوں جبکہ یکایک شُدھی (مسلمانوں
کو ہندو بنانے کی تحریک) کا ایک
طوفانِ عظیم اُمڈ آیا تھا اور جس نے
ایک دو آدمیوں کو نہیں بلکہ گاؤں
کے گاؤں مسلمانوں کو متاثر بنا کر مُرتد
کر لیا تھا۔ یہی ایک جماعت تھی جس نے
سب سے پہلے سینہ سپر ہو کر اس کا
مقابلہ کیا اور وہ کچھ خدمات انجام
دیں اور کامیابی حاصل کی کہ دشمنانِ
اسلام انگشت بدنداں رہ گئے اور
اُن کے بڑھے ہوئے حوصلے پست
ہو گئے۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ واقعہ ہے
کہ جس ایثار و انہماک سے یہ مختصر سی
جماعت اسلام کی خدمات انجام دے

رہی ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے اور
بلاشبہ اس کے یہ تمام کارنامے
تاریخی صفحات پر آبِ زر سے لکھنے
کے قابل ہیں۔ پچھلے دنوں اس کی یہ
تحریک کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم کی سیرت پر ۷ ارجون کو
ہندوستان کے ہر مقام پر عام مجمع
میں جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں
شامل ہوں، تقریریں کی جائیں جس
کے لئے اس نے صرف تحریک ہی پیش
نہیں کی بلکہ ہزارہا روپے خرچ کر کے
مقررین کے لئے ہزارہا کی تعداد میں
تقاریر طبع کرا کر مفت تقسیم کئے
اور جس کا اثر یہ ہوا کہ ۷ ارجون کو
مسلم اور غیر مسلم دونوں نے مل کر
شاندار جلسے کر کے سیرتِ نبوی پر
کمال حسن و خوبی سے اظہارِ خیالات
کئے۔ ہمارا تو خیال ہے کہ اگر اس
تحریک پر آئندہ بھی برابر عمل کیا گیا
تو یقیناً وہ ناپاک حملے جو آج برابر
غیر مسلم اقوام ذاتِ فخرِ موجودات
پر کرتی رہتی ہیں ہمیشہ کے لئے مٹ
جائیں گے اور وہ ناگوار واقعات
جو آئے دن پیش آتے رہتے ہیں
اس مبارک تحریک کی بدولت نیست و نابود

ہو جائیں گے ... ہم اس شاندار
کامیابی پر حضرت امام جماعتِ احمدیہ
مدظلہ کی خدمت میں دلی مبارکباد
پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے
ہیں کہ آپ کی اس مبارک تحریک نے
مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک
مرکز پر کھڑا کر کے اتحاد کا عجیب و
غریب سبق دیا ہے۔" (۹ مئی ۱۹۲۸ء)

اخبار "مشرق" گورکھپور
۲۱ جون ۱۹۲۸ء نے لکھا:-

"ہندوستان میں یہ تاریخ (۱۷ ارجون)
ہمیشہ زندہ رہے گی اس لئے کہ اس
تاریخ میں اعلیٰ حضرت آقائے دوجہاں
سردارِ کون و مکاں محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ خیر کسی نہ کسی
پیرایہ میں مسلمانوں کے ہر فرقہ نے کیا۔
اور ہر شہر میں یہ کوشش کی گئی کہ اوّل
درجے پر ہمارا شہر رہے ... جن
اصحاب نے اس موقع پر تفرقہ و
فتنہ پردازی کے لئے پوسٹر لکھے اور
تقریریں لکھ کر ہمارے پاس بھیجیں۔
وہ بہت احمق ہیں جو ہمارے
عقیدے سے واقف نہیں۔
ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان رکھے وہ ناجی ہے۔

بہرحال ۱۷ جون کو جلسے کی کامیابی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر ہم امام جماعتِ احمدیہ جناب مرزا

محمود احمد کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اگر

شیعہ و سُنّی اور احمدی اسی طرح

سال بھر میں دو چار مرتبہ ایک جگہ جمع

ہو جایا کریں گے تو پھر کوئی قوت

اسلام کا مقابلہ اس ملک میں نہیں

کر سکتی۔"

اخبار "منادی" دہلی

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب نے جن کی زیرِ

صدارت دہلی میں سیرت النبیؐ پر بے نظیر اجتماع ہوا

اپنے اخبار "منادی" مورخہ ۲۳ جون ۱۹۲۸ء میں

تحریر فرمایا:۔

"سوا نو بجے رات کو پریڈ میدان

میں سیرتِ رسولؐ کی نسبت جلسہ ہوا

دس ہزار کا مجمع تھا۔ ہندو مسلمان مقرروں

کی نہایت عمدہ تقریریں ہوئیں۔ جلسہ

بہت کامیاب ہوا۔ ۱۲ بجے تک رہا۔

آج تک دہلی میں کوئی مشترکہ جلسہ

ایسی کامیابی سے نہ ہوا ہوگا۔"

اخبار "مخبر" اودھ

نے "انسانِ اعظم حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

سیرت پر شاندار لیکچر" اور "ہندوستان میں جلسے" کے

دو ہر ے عنوان سے ایک مفصل مضمون شائع کیا جس

میں لکھا:۔

"دورِ حاضر کے مسلمانوں میں جماعت

احمدیہ ایک پُرجوش جماعت ہے

جس کے زبردست لیکچراروں کی

آواز یورپ سے امریکہ تک گونج رہی

ہے اور یہ ہر موقع پر معترضینِ اسلام

اسلام کی تسلی کرنے کو آمادہ رہتی ہے

اس طبقہ نے بحث و مباحثہ کے ضمن

میں بہترین خدمات انجام دیئے ہیں

اور علمِ کلام میں جو عظیم الشان تبدیلیاں

پیدا کی ہیں اُن سے کسی انصاف پسند

کو انکار نہیں کچھ دنوں سے غیر اقوام

کے مقررین اور جرائد و رسائل نے

یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ حضرت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے

جلسوں میں ایسے حالات بیان کرتے

ہیں جن کا مستند تواریخ میں پتہ

نہیں اور اپنے اخبارات میں ان

غلط روایات پر اُلٹی سیدھی رائے زنی

کرتے ہیں جن سے سیرتِ نبویؐ کا

لٹریچر ناآشنا ہے۔ جماعتِ احمدیہ نے

اس بات کا بیڑا اُٹھایا کہ ۱۷ جون کو

ہندوستان کے ہر حصہ میں مسلمانوں

کے عام جلسے کئے جائیں جن میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارک پر

شاندار لیکچروں کا سلسلہ شروع ہو
اور اس میں نہ صرف ہر فرد اسلامیہ
کے ممتاز افراد شریک ہوں بلکہ
غیر مذاہب کے اشخاص کو بھی دعوت
دی جائے ۔۔۔ ۱۷ جون کو ہندوستان
کے مشہور مقامات پر جماعت احمدیہ
کے زیر اہتمام شاندار جلسے ہوئے
کلکتہ کے جلسے میں اینگلو انڈین طبقہ
کے معزز ممبر ڈاکٹر مورینو نے شریک
ہو کر اس کے اغراض پر شادمانی
کا اظہار کیا۔ بالی گنج چندر پال نے
بھی اپنی تقریر میں اس کے مقاصد
کو بہترین قرار دیا اور وعدہ کیا کہ
وہ اسے کامیاب بنانے میں کوشاں
ہوں گے۔ لاہور میں سر عبدالقادر
کے زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں
پروفیسر ہیاری لال اور لالہ رامرتھ
ایڈووکیٹ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی خوبیاں بیان کیں۔ اگر
برادران وطن اسی طرح اسلامی
جلسوں میں پیغمبر اسلام کے کمالات
اور پاک زندگی کی فضیلت ظاہر کرتے
رہے تو جملہ مذاہب میں یگانگت
پیدا ہو جائے گی۔"

اخبار "سلطان" کلکتہ:۔ بنگالی زبان میں شائع ہونیوالے
اخبار "سلطان" (۲۱ جون ۱۹۲۸ء) نے لکھا:۔

"۔۔۔ جماعت احمدیہ نے ۱۷ جون کو
رسول کریم صلعم کی سیرت بیان کرنے
کے لئے ہندوستان بھر میں جلسے
منعقد کئے ہمیں اطلاعات موصول
ہوئی ہیں کہ تقریباً سب جگہ کامیاب
جلسے ہوئے اور یہ تو ایک حقیقت
ہے کہ اس نواح میں احمدیوں کو
ایسی عظیم الشان کامیابی ہوئی ہے
کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی اور
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت
احمدیہ روز بروز طاقتور ہو رہی
ہے اور لوگوں کے دلوں میں جگہ
حاصل کر رہی ہے ہم خود بھی انکی
طاقت کا اعتراف کرتے ہیں اور انکی
کامیابی کے متمنی ہیں۔"

القائے الٰہی کے ماتحت جاری کردہ تحریک
سیرت النبیؐ کو نہ صرف ہندو پاک میں غیر معمولی مقبولیت
حاصل ہوئی بلکہ تھوڑے ہی عرصہ میں جماعت احمدیہ
نے اس تحریک کو اس قدر وسعت دی کہ ہندوستان
سے باہر سماٹرا۔ آسٹریلیا۔ سیلون۔ ماریشس۔ ایران۔
عراق۔ عرب۔ شام۔ فلسطین۔ غانا۔ نائیجیریا۔ جنجبہ۔
عمباسا (مشرقی افریقہ) اور لندن وغیرہ میں بھی ایسے
ہی جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں اور اس کثرت سے
رسول کریمؐ کی سیرت طیبہ اور شان اقدس کے ذکر کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند کیا گیا کہ یورپ اور امریکہ کے متعصب ذہن میں نہایت سرعت کے ساتھ بے حد خوشگوار تبدیلی رونما ہوئی اور اس تحریک کے بعد ولیم میور۔ ڈوزی۔ اسمتھ۔ جارج سیل اور فنڈر جیسے اسلام دشمنوں کے پھیلائے ہوئے زہریلے اثرات تقریباً زائل ہو گئے اور یہی وہ خوشگوار اور امید افزا نتائج تھے جنہیں بچشم خود دیکھ کر سیرالیون کے سابق نائب وزیراعظم اور مغربی افریقہ کے ممتاز مسلم لیڈر جناب مصطفےٰ سنوسی نے حال ہی میں دنیا بھر کے تمام مسلمانوں سے پُرزور اپیل کی ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت احمدیہ سے ہر ممکن تعاون کریں۔" (الفضل ۱۶ مارچ ۷۶ء کے حوالہ سے) پس مبارک ہے وہ جس نے یہ تحریک جاری کی۔ (ع۔م)

اذکار ۱۷ ——— (بقیہ صـ۲)

بن سکتیں۔ اس لئے اپنے آپ کو صفاتِ الٰہی کا ہمرنگ بنا لیا ہے۔ اب وہ وہی کچھ کرتا ہے جو منشاءِ الٰہی ہے اور گناہ سے وہ اس طرح دور بھاگتا ہے جیسے جنگل میں کوئی نہتا آدمی خونخوار شیر سے بھاگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق کا فلسفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں پیش فرمایا ہے قارئین اس کتاب کو پڑھیں گے تو بہت فائدہ اٹھائیں گے۔

مختصر یہ کہ محض عقلِ انسانی کے ذریعہ کسی فرد یا قوم میں اعلیٰ اخلاق پیدا نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے حصول کا ذریعہ معرفتِ الٰہی اور خدا تعالیٰ کی صفات کو جذب کرنا ہے جو اخلاق مجرد عقل کے پیدا کردہ ہوں گے وہ حیوانی جذبات کے برانگیختہ ہونے پر کسی وقت بھی معدوم ہو سکتے ہیں جیسے کہ نیویارک میں ہوا۔

تحریکِ جدید اور افرادِ جماعت کی انفرادی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور اس کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اس نے تحریکِ جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں۔" (کتاب مطالبات تحریکِ جدید صـ۱۱) (وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

اُمراءِ اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین سلسلہ متوجہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امسال جامعہ احمدیہ میں واقفینِ زندگی طلبہ کے داخلہ کا انٹرویو انشاء اللہ عید الفطر کے بعد ۲۱ ستمبر بروز منگل ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ :-

"ہر ضلع کی جماعت، ۲۵ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبِ علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے"

میٹرک کا امتحان ختم ہو چکا ہے آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہِ مہربانی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے نوجوانوں کو وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرماویں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلبہ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرماویں تاکہ اُن کا انٹرویو لے کر جن کو مناسب سمجھا جائے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل کروایا جائے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے بی۔اے وایم۔اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

امید ہے آپ اِس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اس سے وکالتِ دیوان تحریکِ جدید کو مطلع فرمائیں گے۔ نیز آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں ان کے نام وولدیت مع مکمل پتے سے بھی مطلع فرمائیں گے تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اِس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل الدیوان
تحریکِ جدید ربوہ

الفضل ربوہ

روزنامہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ممالک میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی فرض ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھسے اور گرم مرینہ لٹھ و پرچون و اجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ماہنامہ خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔ اِس بلند پایہ مجلّہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسبِ حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(منیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

ہر قسم کا

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں۔

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ۔ لاہور

فون ۶۳۸۴۹

گھر:۔ ملک عبداللطیف مستوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر۔ سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکرز سے رابطہ پیدا کیجئے
ڈی-۵ کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱-۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

ہر قسم کا سامانِ سائنس و جیومیٹری
خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ۔ لاہور
فون ۶۴۵۰۰
کو یاد رکھیں

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳